معارف الفرقان کئی جلدوں پر مشتمل قرآن کریم کی اچھوتی اور البیلی تفسیر ہے، جو سوال وجواب کی صورت میں ہے، مختصر سے سوال کے ضمن میں بہت ہی عمدہ اور خوبصورت پیرائے میں علمی مباحث بیان کیے گئے ہیں، معارف الفرقان کا مطالعہ کرنے والوں کی قیمتی آراء اور مفید مشورے اس کتابچے میں شامل ہیں، جن کو پڑھنے سے اندازہ لگایا جاسکے گا کہ معارف الفرقان میں کیا کیا ہے؟

تفسیر معارف الفرقان

حضرات علماء کرام، معاصرین کرام، اہل علم و عرفاں کی قیمتی آراء

حضرت مولانا عبد القیوم حقانی صاحب	جامعہ ابوہریہ نوشہرہ
حضرت مفتی مولانا احمد علی صاحب	جامعہ اشرفیہ لاہور
حضرت مولانا عبید الرحمان نعمانی صاحب	جامعہ منظور الاسلامیہ
حضرت مولانا محمد سفارش عباسی صاحب	جامعہ اشاعت اسلام مری
حضرت مولانا عبد الودود ربانی صاحب	جامعہ دار التقویٰ لاہور
حضرت مولانا محمد ازہر صاحب	جامعہ خیر المدارس ملتان
حضرت مولانا محمد کاشف صاحب	جامع مسجد قباء لاہور
حضرت مولانا خلیل الرحمان راشدی صاحب	جامعہ ابوہریرہ سیالکوٹ
حضرت مولانا محمد الیاس فاروقی صاحب	جامعہ اشرفیہ سرگودھا
پروفیسر مولانا زاہد محمود نعمانی صاحب	کامرس کالج نارووال
پروفیسر مولانا محمد عمر عثمانی صاحب	پنجاب کالج کھاریاں
جناب الحاج فاروق اعظم صاحب	تنظیم اسلام پاکستان
جناب میاں محمد افضل صاحب	صدائے اسلامک
مولانا محمد الرحمان انور صاحب	تلمیذ حضرت لاہوریؒ

تفسیر معارف الفرقان

از قلم

مولانا محمود الرشید حدوٹی حفظہ اللہ

قومی ایوارڈ یافتہ

فاضل و استاذ (سابق) جامعہ اشرفیہ لاہور

پرنسپل جامعہ رشیدیہ لاہور

امیر جمعیت تحفظ اسلام پاکستان

سرپرست جمعیت تحفظ اہل سنت لاہور

مدیر اعلیٰ ماہنامہ آب حیات لاہور

مدیر اعلیٰ ماہنامہ تحفہ خواتین لاہور

مدیر اعلیٰ ماہنامہ صدائے جمعیت لاہور

صدر ادارہ آب حیات ٹرسٹ (رجسٹرڈ

خطیب جامع مسجد عارفی مناواں لاہور

مدیر ماہنامہ شان دار لاہور

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہ

بانی ورئیس جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ۔ مصنف کتب کثیرہ

حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب کو آغاز کار ہی سے ادب سے جو لگاؤ پیدا ہوا اور انہیں اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے لیے ماہ نامہ آب حیات کی صورت میں مستحکم پلیٹ فارم ملا، اس کی وجہ سے ان کے قلمی اور ادبی ذوق میں مزید والہانہ پن، قوت فہم میں گہرائی، الفاظ کی تہہ تک پہنچنے کی بے پناہ قدرت اور ان کے طرق و مقامات کے استعمال کے عرفان کی بھرپور استعداد پیدا ہوگئی، ان کی اردو میں بلا کی شوخی و رنگینی اور جاذبیت و رعنائی کے اوصاف پیدا ہوئے۔

یہی وجہ ہے کہ ان کے مبتکر اسلوب میں تازہ ترین قلمی کاوش اور خالص علمی، درسی اور تفسیری تحریر بھی ایک خاص قسم کی حلاوت ادبی اور قوتِ جذب سے مالا مال ہے، جو قاری کی افزائش معلومات کا مستند وسیلہ ہونے کے ساتھ اسے خوش انداز طرز تحریر اور لطافت و طرب ناکی سے معمور الفاظ و استعارات کا بھی بہترین خزینہ عطا کرتی ہیں۔

حدوٹی صاحب کی ایک اور ممتاز خصوصیت یہ بھی ہے کہ جامعہ اشرفیہ لاہور جیسے عظیم مرکز علم میں پندرہ سال تک استاذ رہے، لہذا وہ علم کی

وسعت اور قلم کی طاقت کے ساتھ فکری توازن اور دل کی کشادگی بھی رکھتے ہیں اور قدرت کی فیاضی سے انہیں عقدہ کشا ناخن تدبیر بھی عطا ہوا ہے، چنانچہ انہوں نے عملی زندگی، تفسیر، حدیث، فقہ، تاریخ، تذکرہ، سوانح ، عالمی حالات، ہمہ جہتی موضوعات اور مختلف علمی، ادبی و صحافتی معرکوں کو بہ تمام کامیابی سر کیا، جس کی وجہ سے انہوں نے بڑے بڑے اساطین ادب اور مشاہیر مدیران جرائد کو اپنا قائل معقول کر رکھا ہے۔

انہوں نے اپنے سدا بہار قلم سے اپنی تصنیف کردہ 76 کتابوں اور تین جرائد کی ادارت واشاعت کے بہ شمول "معارف الفرقان" جیسی وقیع اور محقق تصنیف سے بھی اسلامی اردو کتب خانے کو ثروت مند کر دیا، " معارف الفرقان" کی تمام جلدیں اور ان کی دیگر متعدد کتابیں دو ماہ سے میرے ساتھ شریک سفر وحضر ہیں اور میں وقتاً فوقتاً بھرپور استفادہ کر رہا ہوں، ان کی تمام ترنگارشات کا ایک وصف یہ ہے کہ اسلوب تحریر، بیان اور طرز ادا تحریر کے اعتبار سے اپنے جلو میں دل کشی، جاذبیت اور حسن وجمال کے جملہ اسباب سے بہ تمام وکمال لیس ہے۔

چنانچہ ان کا قاری جہاں متعلقہ موضوع پر پوری بصیرت حاصل کر لیتا ہے، وہاں ان کی تحریریں پڑھنے کے بعد اس کا ذہن ودماغ جدید معلومات کے ایک پورے جہاں کے روبہ رو ہوتے ہیں، اور ان کے دل کش جملوں، سحر انگیز تعبیرات واستعارات، دلآویز تشبیہات وتمثیلات کی فردوس بہ داماں کائنات میں کھو سا جاتا ہے۔

میں نے حدوٹی بھائی کے مخلص قارئین کو سنا جو ان کے بلند صحافتی مرتبے کے اعتراف کے ساتھ ان کی ادبی برتری کو بھی تسلیم کرتے ہیں اور مجھے یہ اعتراف کرنا پڑ رہا ہے کہ موصوف اردو کے شگفتہ نگار صاحب طرز ادیب ہیں۔" معارف الفرقان " کے سوال وجواب اور خالص تدریسی انداز تحریر میں بھی ایک خطیبانہ آہنگ موجود ہے، قلبی سوز و گداز، شکوہ خسروانہ ، عالمانہ لطافت و مٹھاس اس پر مستزاد، تصنیف وتالیف مولانا حدوٹی کی خدمات کا سب سے بڑا، زیادہ وسیع میدان ہے،اس میدان میں بھی ضلالت وگمراہی کی وادیوں میں بھٹکتی بے شمار روحوں کو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے صراط مستقیم پر چلنا نصیب ہو رہا ہے۔

تصنیفات کے میدان میں موصوف کے موضوع اگرچہ مختلف رہے ہیں، لیکن ان سب کا قدر مشترک ایک ہی ہے، یعنی قرآن وحدیث کی تعلیمات کی نشر واشاعت، ان کے اتباع اور ان پر عمل کی دعوت اور شرک وبدعات کا ازالہ، یا ان کے راستہ میں رکاوٹ بننے والے غیر مفید مضامین کے خلاف اعلان جنگ، اس میں ان کی ہر تصنیف تیر بہ ہدف ہے تاہم " معارف الفرقان " کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

حدوٹی صاحب نے اس اہم واقدم علمی اور دعوتی کام کو اپنی تمام تر صلاحیتوں اور سرگرمیوں کا اصل ہدف بنالیا ہے، وہ اپنی عظیم تفسیری کاوش " معارف الفرقان " میں قرآنی علوم ومعارف کے بحر بے کراں سے موقع

و محل کی مناسبت سے ضروری اور اہم تعلیمات کو سوال و جواب کی شکل میں پیش کررہے ہیں، یہ سلسلہ تفسیر اگرچہ اپنی جلدوں، صفحات اور حجم کے اعتبار سے مختصر مگر اپنی افادیت اور اہمیت کے اعتبار سے بہت بڑی، اہم علمی، ادبی، روحانی اور قرآنی خدمت ہے، بہ قامت کہتر اور بہ قیمت بہتر کا صحیح مصداق ہے، چودہ پارے چار جلدوں میں مکمل ہوچکے ہیں، ہر جلد متوسط سائز اور تقریباً ساڑھے تین سو صفحات پر مشتمل ہے۔

مؤلف ساری توجہ ادھر مبذول فرما کر بقیہ حصہ کی بھی تکمیل فرمادیں، کام کی تکمیل بھی ہو جائے گی اور ادنیٰ سے ادنیٰ اردو تعلیم والے حضرات و خواتین بھی اپنے گھروں میں بھرپور استفادہ کرتے رہیں گے، تعلیمی، تبلیغی اور تربیتی حلقوں کے لیے تیر بہ ہدف سوغات ہے، گھروں اور سکولوں میں درس قرآن کے شائقین بھی قرآنی علوم و معارف کے فروغ میں مؤثر کردار ادا کرسکتے ہیں۔ (ماہنامہ القاسم نوشہرہ کے پی کے)

جلد ششم پر مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کے تاثرات

اس سے قبل راقم الحروف نے حضرت علامہ مولانا محمودالرشید حدوٹی کی معارف الفرقان کی پانچ جلدوں پر مفصل مضمون ماہنامہ القاسم کی زینت بنادیا تھا، اب کی بار معارف الفرقان کی چھٹی جلد احقر کے سامنے ہے، جو مفسر کی شبانہ روز جدوجہد کا منہ بولتا نتیجہ ہے، کثرت مشاغل اور ہجوم کار کے باوصف ماشاءاللہ ان کا عزم جواں اور قلم توانا ہے،

انہوں نے تین ماہ قبل بھیانک ایکسیڈنٹ، جان لیوا سانحہ، شدید علالت میں بھی قلم و قرطاس سے اپنا رشتہ ٹوٹنے نہیں دیا، آپ کے جرائد ورسائل اور بیسیوں کتابوں کی طرح مطالعہ قرآن کے ہزاروں صفحات آپ کی اردو زبان پر اعلیٰ قدرت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

تفسیری تحریر میں بے ساختہ پن، سلاست، روانی، مٹھاس، چاشنی کے علاوہ معارف و معانی اور حقائق کے بیان میں کوئی ایسا سحر ہے کہ قاری پڑھتا چلا جاتا ہے، آگے بڑھتا چلا جاتا ہے، لیکن ہاتھ لگی تحریر کو چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا، ادھورا چھوڑنے پر جی آمادہ نہیں ہوتا۔ تحریر میں دلکشی اور روانی ہے، لطافت وادبیت ہے، اعلیٰ زبان دانی ہے، عمدہ تراکیب و جملے ہیں، قاری حظ وافر اٹھاتا ہے، معتدبہ ذخیرہ الفاظ اور معارف و معانی قاری کے علم میں اضافی طور پر شامل ہوتے ہیں۔

میری دلی دعا ہے کہ حدوٹی قلم یوں ہی رواں دواں رہے، تفسیر تکمیل پذیر ہو، قارئین اپنی تشنگی دور کرتے رہیں، علمی، قرآنی اور روحانی جواہرات سے اپنے دامن کو مالامال کرتے رہیں، قرآن کی تفسیر و ترجمہ جتنا مبارک اور بابرکت کام ہے اتنا ہی مشکل اور حساس بھی، اسی لیے رسول پاک ﷺ نے فرمایا من قال فی القرآن برایه فلیتبوا مقعده من النار (ترمذی)

چونکہ قرآن مجید اللہ پاک کا کلام ہے، اسی لیے دنیا کی دوسری کتابوں کے مقابلے میں قرآن حکیم کا ترجمہ و تفسیر زیادہ نزاکت اور حساسیت رکھتی

ہے، ہمارے ممدوح حدوٹی صاحب اس مشکل اور نازک کام میں کامیابی سے ہمہ تن مشغول اور کامران و بامراد ٹھہرے ہیں۔

سوال وجواب کی شکل میں قرآنی الفاظ، قصص اور احکام کا حل بے حد البیلا اور نرالا کام ہے، جلد چھ ماہ نامہ آب حیات مئی ۲۰۱۷، تااگست ۲۰۱۷ء کے شماروں پر مشتمل ہے۔

میری معلومات کی حد تک ماہ نامہ آب حیات دنیا کا وہ واحد مجلہ ہے جو ہر مہینے کی اشاعت میں تمام صفحات پر قرآن مجید کی تفسیر سجا کر قارئین کی خدمت میں حاضری دیتا ہے، اللہ پاک سے پر امید ہوں کہ ماہ نامہ آب حیات کی یہ اشاعت اسی طرح کامیابی سے چلتی رہے اور مطالعہ قرآن بھی ہم جیسے پیاسوں کی پیاس بجھانے کا سامان مہیا کرتا رہے۔(سہ ماہی الزیتون اپریل تاستمبر ۲۰۱۸ء بمطابق رجب تاذی الحجہ ۱۴۳۹ھ مطبوعہ القاسم اکیڈمی نوشہرہ)

استاذ العلماء، محسن کوہسار

حضرت مولانا محمد سفارش عباسی صاحب مدظلہ

بانی ومدیر اعلیٰ ادارہ اشاعت اسلام مری

بسم اللہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ

اس وقت میرے پیش نظر معارف الفرقان کی پانچ جلدیں ہیں، معارف الفرقان سوال وجواب کی صورت میں قرآن کریم کی ایک اچھوتی، البیلی اور خوبصورت تفسیر ہے، جو میرے ناقص اندازے کے مطابق روئے زمین پر اردو زبان میں اپنی نوعیت کی منفرد انوکھی اور پہلی تفسیر ہے۔

اس تفسیر کے مصنف جامعہ اشاعت اسلام نیو مری کے ایک ہونہار، محنتی، قابل رشک اور قابل فخر فرزند، عزیزالقدر مولانا محمود الرشید حدوٹی ہیں، اللہ تعالیٰ مولانا حدوٹی کی اس شبانہ روز مساعی کو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول ومنظور فرمائے۔

مولانا محمود الرشید حدوٹی خاندان عباسیہ کے چشم وچراغ ہیں، فرزند کوہسار ہیں، اور بقول شاعر فطرت کے مقاصد کی ترجمانی بندگان صحرا کیا کرتے ہیں یا پھر باشندگان کوہسار، مولانا حدوٹی ۱۹۸۰ء میں پرائمری پاس کرنے کے بعد ہمارے ہاں جامعہ اشاعت اسلام میں عصری اور دینی دونوں

علوم سیکھنے کے لیے آئے تھے جب ان کی عمر صرف دس سال تھی، چار سال کا عرصہ انہوں نے جامعہ اشاعت اسلام میں گزارا، جہاں دینی تعلیم کے ساتھ انہوں نے میٹرک بھی فرسٹ پوزیشن میں کی، اس کے علاوہ بھی مولانا حدوٹی اچھی پوزیشن میں جامعہ کے امتحانات پاس کرتے رہے، اچھی محنت سے تعلیم حاصل کرتے رہے، شروع سے ہی وہ محنتی اور جانفشاں رہے۔

مولانا محمود الرشید حدوٹی جامعہ اشاعت اسلام کے ان ہونہار، ذہین وفطین طلباء میں سے ایک ہیں جن پر جامعہ اشاعت اسلام کے بانیان اور اساتذہ کرام کو بجا طور پر فخر ہے، انہی جیسے طلباء نے جامعہ اشاعت اسلام کا نام روشن کیا، مولانا حدوٹی جیسے لوگ ہی جامعہ اشاعت اسلام کا اثاثہ ہیں۔

یوں تو گاہے گاہے مولانا حدوٹی جامعہ اشاعت میں تشریف لاتے رہتے ہیں مگر جب اس بار مولانا حدوٹی مجھے ملنے کے لیے نیو مری تشریف لائے تو ان کے ہاتھ میں میرے لیے فرحت بخش تحفہ تھا، وہ تحفہ یہی مطالعہ قرآن کی پانچ جلدیں تھیں، اس کے ساتھ ہی ان کے ہاتھ سے لکھی ہوئی سورۃ فاتحہ کی تفسیر معارف الفرقان اور ان کی زیر ادارت شائع ہونے والے ماہوار میگزین ماہ نامہ صدائے جمعیت کی پہلی جلد تھی۔

مجھے مولانا حدوٹی کی یہ سوغات دیکھ کر دلی مسرت ہوئی اور دل سے دعا نکلی کہ جس گلشن کی ہم نے تین دہائیاں پہلے آبیاری کی تھی الحمدللہ اس کے

پھول اب مشکبار ہیں، مولانا کے لیے دل سے دعا نکلی کہ اللہ تعالیٰ ان کی کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ان کی دوسری کتابوں کی طرح اس عظیم الشان تفسیر سے بھی لوگ فائدہ اٹھائیں۔

اگرچہ اس وقت قرآن کریم کی تفاسیر دنیا کی مختلف زبانوں میں دستیاب ہیں، اہل ذوق ان سے استفادہ کرتے چلے جارہے ہیں، مگر معارف الفرقان کے نام سے سوال وجواب کی شکل میں اس طرح کی تفسیر میری نظر سے نہیں گزری، شاید اردو زبان میں اپنی طرز کی یہ پہلی کاوش ہو، جس کا سہرا مولانا حدوٹی کے سر بندھتا ہے۔

اس وقت تک معارف الفرقان کی چھ جلد شائع ہو چکی ہیں، ساتویں جلد تکمیل کے قریب ہے، سورۃ یاسین مکمل ہو چکی ہے، چند پارے باقی رہ گئے ہیں، موجودہ مجلدات میں مولانا حدوٹی نے عربی اور اردو تفاسیر کی روشنی میں اپنی تفسیر مرتب کی ہے، جو معروضی شکل میں ہے، اس وقت سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں اور دینی مدارس کے طلباء کو بھی معروضی طرز تعلیم کا ایک حصہ پڑھایا جاتا ہے، اس لحاظ سے معارف الفرقان کا انداز بہت ہی سہل، آسان، دلچسپ اور قرآنی طالب علموں کے لیے مفید ہے۔

معارف الفرقان میں جگہ جگہ متعلقہ مقام کی تفسیر قرآنی آیات اور نبوی ارشادات کی روشنی میں بیان کی گئی ہے، اس کے ساتھ ساتھ مختلف آیات کے درمیان نظر آنے والا ظاہری تعارض بھی دلائل وبراہین کے ساتھ اٹھایا گیا ہے، اشکالات کے تسلی بخش جوابات دیے گئے ہیں۔

بعض مضامین تو مولانا حدوٹی نے اس انداز میں بیان فرمائے ہیں جو دیگر تفاسیر میں بسیار تلاش کے باوجود دکھائی نہیں دیتے، انداز بیان بہت ہی دلکش ہے، کہیں کہیں عربی، فارسی اور اردو کے اشعار بھی پڑھنے والے کے دل ودماغ کے بند دریچے وا کر دیتے ہیں۔

میں نے جستہ جستہ مقامات سے مولانا حدوٹی کی تفسیر دیکھی ہے، الحمدللہ بہت ہی بہترین کاوش ہے، اس تفسیر کی جہاں بے شمار باقی خوبیاں ہیں وہاں ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں دعوت اور موعظہ حسنہ کو قرآنی منشاء کے مطابق پیش کیا گیا ہے، کہیں بھی ایسا انداز اختیار نہیں کیا گیا جس سے کسی پڑھنے والے کے دل پر بوجھ پڑے۔

میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا حدوٹی کی تفسیر معارف الفرقان کو اپنی عالی جناب میں شرف قبولیت عطا کرے اور شائقین اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں، ان کے قلم میں اللہ تعالیٰ مزید نکھار پیدا فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ مولانا حدوٹی کی زندگی میں برکت عطا فرمائے، ان کو صحت وعافیت کے ساتھ دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے رکھے، ان کی کامیابیوں وکامرانیوں کے لیے میں ہمہ وقت دعا گو رہتا ہوں۔

پھلا پھولا رہے یارب! چمن میری امیدوں کا
جگر کا خون دے دے کر یہ بوٹے میں نے پالے ہیں

حضرت مولانا محمد الرحمان انور صاحب

تلمیذ رشید شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ

الحمدللہ مجھے شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی مدظلہ کے قلم حقیقت رقم سے تحریر کردہ سوال وجواب کی شکل میں تفسیر قرآن کریم کی پانچ جلدیں بذریعہ ڈاک پہلے موصول ہوئیں، جن کو بندہ نے چند دنوں میں مکمل پڑھ لیا، بہت ہی مزہ آیا ہے، بہت ہی لاجواب تفسیر ہے، جو قاری کو اپنی طرف کھینچتی ہے، اور توجہ مبذول کرواتی ہے۔

میں نے حدوٹی صاحب کی طرف سے ملنے والی تفسیر کی پانچ جلدیں پڑھیں، دل باغ باغ ہوا، ایمانی جذبات کو جلا ملی تو میں نے ان پر اپنے قلبی تاثرات تحریر کیے، اور سپرد ڈاک کردیے، ان تاثرات کو مولانا حدوٹی نے اپنی تفسیر کی جلد ششم میں جگہ دی، اللہ انہیں اس پر جزائے خیر عطا فرمائے۔

ہمیں فخر ہے کہ ہمارے جملہ اکابر کی تفاسیر اظہر من الشمس ہیں، ایک سے ایک بڑھ کر ہے، اپنی تفسیر کی حقیقی روح کے ساتھ، رطب ویابس سے منزہ، انگشت نمائی کا کوئی موقع نہیں، ہیرے لعل ویاقوت ومرجان، علمی

خزانوں کو سموئے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ دنیا میں ان کا فیضان عام فرمائے۔ آمین ثم آمین

حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی مدظلہ کی تفسیر بھی ہمارے اکابر کی تفاسیر کا تسلسل ہے، اسی سلسلۃ الذھب کی ایک بہترین کڑی ہے، مولانا حدوٹی کی تفسیر ماشاء اللہ بے نظیر ہے، سہل انداز میں لکھی گئی ہے، گلوبل ویلج، انٹرنیٹ کے باعث کتب بینی کا رواج ختم ہوتا جارہا ہے، لائبریریاں ویران ہوتی جارہی ہیں، بلکہ مفقود ہونے کو ہیں، شائقین کتب ذرا کلک کرتے ہیں تو نیٹ کے اوپر مطلوبہ کتاب تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں۔ اب نیٹ کی وجہ سے ورق گردانی کی زحمت برداشت نہیں کی جاتی، کتابوں کی شکل میں فیضان عنقا ہوتا جارہا ہے۔

اندریں حالات کتب لکھنا، کتب شائع کرنا، کتب کے لیے وسائل مہیا ہونا، کتب خانوں کی حفاظت، کتب کی ترویج واشاعت کے لیے کام کرنا جگر گردے کا کام ہے۔

حضرت مولانا حدوٹی مدظلہ کی تحریری کاوشیں اور مساعی جمیلہ حوصلہ بڑھاتی ہیں، ان کی خدمات دیکھ کر مایوسی کے بادل چھٹتے ہیں، کیونکہ یہ قحط الرجال کا دور ہے، مدرس ہر جگہ دستیاب ہیں، خطیب ومقررین کی کمی نہیں ہے، مگر قلم کے ذریعے کتابیں لکھنا، انہیں عام کرنا یہ بہت بڑا کام ہے، تحریری کام ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے، ہر کوئی مصنف یا مؤلف یا

لکھاری بھی نہیں بن سکتا، پھر اگر کوئی لکھتا ہے تو بغیر تحقیق لکھ دیتا ہے، حق وباطل کی آمیزش کر دیتا ہے، ایسے میں مولانا حدوٹی جیسے لوگ بسا غنیمت ہیں، جو لکھتے ہیں تو لکھتے چلے جاتے ہیں، ان کی جہد وکاوش ایک عرصہ سے اس میدان میں جاری ہے، اللہ قبول ومنظور فرمائے۔

یہ پر ہیجان دور ہے، پر فتن دور ہے، حادثاتی دور ہے، خالص فکر ونظر اور پاکیزہ اور مقدس مشن کو بڑھانا ایک اہمیت رکھتا ہے، مولانا حدوٹی کی تفسیر میں سوال وجواب شہ سرخی کے ساتھ لکھے گئے ہیں، میں مولانا حدوٹی کی تحریر کردہ تفسیر کے مطالعہ کے دوران اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ تفسیر نہایت معلوماتی ہے، اس سے علماء، خطباء، طلباء، طالبات، مدرسین اور معلمات غرضیکہ ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے اس نعمت غیر مترقبہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

مولانا حدوٹی کے قلم حقیقت رقم سے منصہ شہود پر آنے والی یہ تفسیر ہر گھر اور ہر لائبریری کی زینت بنی چاہیے، اس میں بے پناہ علمی مواد موجود ہے، دینی مدارس کے علاوہ کالجز اور یونیورسٹیوں کی لائبریری کی زینت ہونا چاہیے۔

مولانا حدوٹی کی تفسیر کے مطالعہ سے دل ودماغ کے بند دریچے وا ہوتے ہیں، معلومات کا خزانہ اور خزینہ ہے، اسلاف کی علمی خدمات پر دال ہے، روحانی سکون ملتا ہے، قلم میں روانی ہے، ہر جملہ اپنا ایک منفرد مقام

رکھتا ہے، کتاب پر نظر ثانی عمدہ طریقے سے کی گئی ہے، جس سے کتابت وکمپوزنگ کے دوران ہونے والی اغلاط سے کتاب صاف دکھائی دیتی ہے۔

میں حیران ہوں کہ گزشتہ سال مولانا حدوٹی کا خوفناک ایکسیڈنٹ ہوا، جو ایک خوفناک حادثہ تھا، مولانا بال بال بچے بلکہ اللہ نے انہیں بچایا اور محفوظ فرمایا، اللہ آگے بھی ان کی حفاظت فرمائے، آپ اس امت کا بہترین سرمایہ ہیں، اس حادثہ کے باوجود ان کی تفسیری کاوش کا تسلسل ختم نہیں ہوا، ناغہ نہیں ہوا، مسلسل لکھتے رہے، اللہ تعالیٰ انہیں صحت وعافیت سے مالامال اور سرفراز فرمائے اور ان کی تگ ودو کو قبول فرمائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولانا حدوٹی کی اس محنت شاقہ کو قبول فرمائے، اخلاص عمل کی برکت کو مزید نکھارے، علم وعمل کا یہ روشن مینارہ آسمان دنیا پر جگمگاتا رہے۔

حضرت مولانا حافظ خلیل الرحمٰن راشدی مدظلہ العالی

رئیس جامعہ ابوہریرہ چنوں موم سیالکوٹ

محقق اسلام، شیخ الحدیث والتفسیر، پیر طریقت حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی مدظلہ العالی خلیفہ مجاز عارفی وقت، عارف باللہ، پیر طریقت ڈاکٹر عبدالمقیم صاحب دامت برکاتہم کو معارف الفرقان کی جلد خامس مکمل ہونے پر دلی مبارکباد قبول ہو۔ قدرت کا کرم واحسان ہے کہ ہر زمانے میں چیدہ چیدہ اور برگزیدہ ہستیاں پیدا ہوتی رہی ہیں، جنہوں نے قرآنی علوم ومعارف سے دنیا کو روشناس وفیض یاب کیا۔

انہی برگزیدہ ہستیوں کی صف میں حق تعالیٰ شانہ نے شیخ التفسیر مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب کو ایک خاص مرتبہ اور مقام عطا فرمایا ہے، اور ایک امتیازی درجہ اور شان سے نوازا ہے، اللہ تعالیٰ نے مولانائے موصوف کو بہت سی خوبیوں سے نوازا ہے، مولانا کثیر التصانیف عالم ہیں۔

گرانقدر علمی، دینی، تاریخی اور ادبی کتابیں تصنیف وتالیف فرما کر اس میدان میں اپنی قابلیت اور مہارت کا لوہا منوا چکے ہیں، مولانا موصوف ایک انجمن ہیں، ادارہ آب حیات ٹرسٹ کے بانی ہیں، جامعہ رشیدیہ کے مہتمم اعلیٰ، جامع مسجد عارفی کے خطیب اعلیٰ، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے منتظم اعلیٰ،

ماہنامہ آب حیات کے مدیر اعلیٰ ، ماہ نامہ تحفہ خواتین لاہور اور ماہ نامہ صدائے جمعیت لاہور کے نگران اعلیٰ ، جمعیت تحفظ اسلام پاکستان کے امیر اعلیٰ، سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ قرآن مجید کی تفسیر معارف الفرقان ایک نئے انداز میں لکھ رہے ہیں ، مولانا حدوٹی کی تحریر کردہ تفسیر قرآن کریم معارف الفرقان کی جلد اول ، دوم ، سوم بندہ عاجز کو پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے، حلاوت و مٹھاس سے بھرپور، عمدہ اور ایمان افروز ترجمہ اور اس کے ساتھ اختصار اور جامعیت کی حامل اور اچھوتے انداز کی تفسیر اور علمی نکات پر مشتمل تشریحات ہیں، اہل زیغ وضلال کا تعاقب بھی بڑے احسن انداز میں کیا گیا ہے، یہ اپنی نوعیت کی منفرد تفسیر ہے۔

استاذالعلماء،استاذالحدیث،مخدوم العلماءحضرت

مولانا احمد علی صاحب

استاذالحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

برادرِ عزیز مولانا محمودالرشید حدوٹی حفظہ اللہ ہمارے ساتھ جامعہ اشرفیہ لاہور میں مسندِ تدریس پر ایک عرصہ تک کام کرتے رہے، وہ جامعہ میں جتنا عرصہ رہے تدریس کے ساتھ تحریر کو انہوں نے اپنا اوڑھنا بچھونا اور اپنا نشیب و فراز بنا رکھا تھا، ہم نے انہیں جب بھی دیکھا تو وہ اپنے تحریری کام میں مشغول ہی پائے، یہاں رہ کر ہی انہوں نے ماہ نامہ آب حیات جاری کیا تھا، جو ماشاء اللہ بہت اچھا اور عمدہ رسالہ ہے، ماہ نامہ آب حیات کی اشاعت کے بعد بہت سے رسالے منظرِ عام پر آئے، اللہ تعالیٰ سب کو قبول فرمائے۔

مولانا محمودالرشید حدوٹی ہمارے اساتذہ کرام کے منظورِ نظر طالب علم کی حیثیت سے ایک عرصہ جامعہ اشرفیہ میں زیرِ تعلیم بھی رہے، ہمارے استاذ مولانا عبدالرحمان اشرفیؒ نے انہیں متبنیٰ بنا رکھا تھا، اساتذہ مولانا حدوٹی پر بہت شفیق تھے،

پندرہ سال جامعہ اشرفیہ میں رہنے کے بعد انہوں نے لاہور کے مضافاتی علاقہ مناواں میں ڈیرے لگا لیے، میں ایک مرتبہ وہاں حاضر ہوا تو

اندازہ ہوا کہ مولانا محمود الرشید حدوٹی نے شہر سے نکل کر جنگل میں ڈیرے لگا لیے جہاں انہوں نے ادارہ آب حیات ٹرسٹ کی طرح ڈالی اور اس کے ساتھ اپنا تحریری کام جاری رکھا، مولانا محمود الرشید حدوٹی کی اپنے مشن، کاز اور نصب العین کے ساتھ مخلصانہ جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ وہ سو سے زائد علمی کتابیں دین اسلام کی اشاعت و ترویج کے لیے لکھ چکے ہیں، اللہ تعالیٰ مزید ہمت اور توفیق عطا فرمائے اور فیض عام فرمائے۔

گزشتہ دو تین سالوں سے مولانا محمود الرشید حدوٹی قرآن کریم کی تفسیر لکھنے میں مصروف ہیں، انہوں نے اپنے ہاتھ سے لکھی تفسیر قرآن معارف الفرقان کی چند جلدیں مجھے بھیجوائیں، ان کی تحریری کاوش کو دیکھ کر دلی مسرت ہوئی۔

بندہ نے مولانا محمود الرشید حدوٹی کی تفسیر معارف الفرقان کو چیدہ چیدہ مقامات سے دیکھا ہے، ابھی ماشاء اللہ ستائیس پارے ہو چکے ہیں، دس جلدیں لکھی جاچکی ہیں، چند پارے باقی ہیں، میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ اللہ ان کی اشاعت کا بھی غیب سے انتظام فرمائے اور اس ذخیرہ کو مفید عام و خاص بنائے۔

معارف الفرقان اس لحاظ سے قابل دید اور قابل مطالعہ تفسیر ہے کہ اس میں نیا اسلوب اور نیا طریقہ اختیار کیا گیا ہے اور یہ کسی مفسر یا محدث کے ہاتھ کا شاہکار نہیں بلکہ ایک قرآنی طالب علم کی شبانہ روز محنت

شاقہ کا ثمرہ ہے، مولانا حدوٹی نے سوال وجواب کا انداز اختیار کیا ہے، اور یہ اسلوب اس دور میں پسندیدہ ہے، اس سے استفادہ آسان ہے، پڑھنے والوں کی دلچسپی بڑھتی ہے۔

میں امید رکھتا ہوں کہ بقایا کام بھی جلد پایہ تکمیل کو پہنچے گا، اور امت مسلمہ کے شائقین کو اس سے کامل فائدہ ہوگا، اور مولانا حدوٹی کی اس کاوش کا ہمیں بھی ان شاء اللہ فائدہ ہوگا، اللہ تعالیٰ ہمارے لیے بھی اس تفسیری کام کو ذریعہ نجات اور دارین کی فلاح کا سبب بنائے، اس تفسیر کا ثواب ہمارے اساتذہ کرام کو پہنچائے، ہمارے والدین ماجدین کو اللہ اس کا اجر وثواب عطا فرمائے۔

استاذالعلماء،استاذالحدیث،مخدوم العلماء حضرت

مولانا قاری عبید الرحمان نعمانی صاحب

استاذالحدیث جامعہ منظور الاسلامیہ لاہور

مخدوم مکرم، برادر ذی وقار، استاذ العلماء، معروف مصنف اور صحافی، انشاءپرداز، ادیب، حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی حفظہ اللہ اور بندہ ایک ہی دن جامعہ منظور الاسلامیہ لاہور میں تدریس کے لیے آئے تھے، مگر دو سال مسند تدریس پر فرائض سر انجام دینے کے بعد وہ جامعہ اشرفیہ لاہور میں تشریف لے گئے تھے جہاں انہوں نے اپنے اساتذہ کرام کی زیر نگرانی تدریسی کام شروع کر دیا تھا، ساتھ ساتھ تحریری و تصنیفی کام میں بھی شبانہ روز مصروف کار رہے۔

مولانا حدوٹی کو ہم نے بہت قریب سے دیکھا کہ وہ اپنے کاز اور مشن کے ساتھ بہت ہی مخلص ہیں، وہ ایک لمحہ ضائع کیے بغیر اپنا کام کرتے چلے جاتے ہیں، یہاں جامعہ منظور الاسلامیہ میں بھی اپنی انقلابی سر گرمیوں کے ساتھ ساتھ مطالعاتی سر گرمیاں جاری رکھنے کے لیے زیادہ وقت جامعہ کی لائبریری میں گزارتے تھے، میں نے انہیں کبھی درسگاہ میں دیکھا اور کبھی لائبریری میں۔

جامعہ میں آنے سے پہلے وہ کئی چھوٹی بڑی کتابیں لکھ چکے تھے، جامعہ سے جانے کے بعد جامعہ اشرفیہ میں انہوں نے تدریس کے ساتھ

تحریری کام بھی جاری رکھا، جامعہ اشرفیہ میں رہتے ہوئے انہوں نے درجنوں کتابیں لکھیں اور زیور طباعت سے آراستہ کروائیں، پھر انہیں شائقین علم کی خدمت میں پیش کیا۔

بڑے عرصہ کے بعد گزشتہ سال مولانا حدوٹی مجھے ملنے کے لیے تشریف لائے تو اپنے ہمراہ اپنی کتاب مطالعہ قرآن کی چند جلدیں لے آئے، بعدازاں اس کتاب کا نام انہوں نے معارف الفرقان رکھ دیا، میں دیانت دارانہ عرض کرتا ہوں کہ میری نظر سے اس وقت تک ایسی کوئی تفسیر نہیں گزری۔

مولانا حدوٹی نے جو اسلوب نگارش اختیار کیا وہ عام فہم، سادہ اور پرکشش ہے، آپ نے سوال وجواب کا معروضی انداز اختیار کیا جسے عصر حاضر کے طلباء کے لیے اسکولوں اور کالجوں میں نہ صرف مفید سمجھا جاتا ہے بلکہ ان کے سلیبس کا حصہ ہے، سوال وجواب میں تجسس برقرار رہتا ہے اور قاری ہر سوال کے جواب کو پڑھتے ہی ایک دھیمی سے صدا لگاتا ہے کہ ھل من مزید۔

معارف الفرقان کی جلداول میں تو مولانا حدوٹی نے کمال محنت کی ہے، اس تفسیر میں مولانا حدوٹی نے ایسے ایسے نکات تحریر کیے ہیں جو اسی تفسیر کا خاصہ ہیں، میں نے کسی دوسری اردو تفسیر میں یہ چیزیں نہیں دیکھی ہیں۔

باذوق قارئین کے لیے تفسیر معارف الفرقان ایسی چیز ہے جس کا مطالعہ کرتے جائیں اور علم کے موتی اپنے دامن میں سمیٹتے جائیں، اللہ تعالیٰ ہمارے مولانا محمود الرشید حدوٹی حفظہ اللہ کی زندگی، علم اور عمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے، ان کی جملہ تحریری کاوشیں بلا استحقاق قبول فرمائے اور ہم سب کی نجات وفلاح کا ذریعہ بنائے، ان کی باقی اصلاحی مساعی کو قبول فرمائے۔

مفسر قرآن، خادم القرآن والسنہ، مخدوم الملت

جناب مولانا میاں محمد افضل صاحب

صدر اسلام فاؤنڈیشن، مدیر اسلامک فاؤنڈیشن

مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب سے ملاقات اور ان کی تیمارداری کے لیے جامعہ رشیدیہ مناواں جانا ہوا، جہاں تیمارداری کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی انکشاف ہوا کہ مولانا حدوٹی نے یہاں جنگل میں منگل بنایا ہوا ہے، واپسی پر انہوں نے اپنی چند تصانیف پیش کیں، جنہیں میں نے اپنی لائبریری میں کسی نگینے کی طرح جا کر سجادیا۔

پھر ایک دن دوران گفتگو یہ راز طشت از بام ہوا کہ مولانا حدوٹی نے اردو زبان میں کئی جلدوں پر مشتمل تفسیر بھی لکھ دی ہے، میں نے اس کی زیارت کا شوق ظاہر کیا اور اس کا ہدیہ پیش کرنے کی پیش کش بھی کر ڈالی، جو یقیناً ایک دلکش اور دلچسپ آفر تھی مگر مولانا نے کمال دریادلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی لائبریری سے جو کتاب ہاتھ آئی وہ میرے نمائندے کے ہاتھ روانہ کر دی، ان میں تفسیر معارف الفرقان بھی تھی جو اپنی طرز کی نرالی اور عجیب تفسیر ہے۔

سبحان اللہ ! میں کیا عرض کروں کہ معارف الفرقان کا انداز بیان، انداز تحریر اور آیات کی تفسیر دیکھ کر میں عش عش کر اٹھا اور یوں لگا جیسے میرے ہاتھ کوئی گم شدہ خزانہ آگیا، میں نے اسے اپنے سامنے رکھ دیا،

وقت نکال کر اس کو دیکھتا ہوں اور محظوظ ہوتا ہوں، بہت عمدہ کاوش ہے، بس مولانا سے یہ گزارش ہے کہ اپنا قیمتی وقت نکال کر ان آیات پر بھی کچھ لکھ دیں جن پر ابھی تک تفسیری حواشی نہیں لکھے گئے۔

استاذ العلماء، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی مدظلہ میرے استاذ ہیں، میں نے جامعہ اشرفیہ میں ان کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا تھا، اسی زمانے سے مجھے حضرت کے ساتھ دلی محبت اور عقیدت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے استاذ جی کو بہت سی خوبیوں سے نوازا ہوا ہے، سب سے بڑی خوبی یہ ہے ان کی زندگی کی صبح وشام دین اسلام کی اشاعت وترویج میں مخلصانہ انداز میں گزر رہی ہے، ان کی تحریری اور تصنیفی خدمات قابل رشک ہیں۔

مجھے استاذ جی نے بیٹے قاری اسامہ محمود حدوٹی صاحب کے ہاتھ اپنی تفسیر معارف الفرقان کی چند جلدیں بھجوائیں، جنہیں میں نے

شکریہ کے ساتھ قبول کیا، دل سے استاذ جی کے لیے دعائیں نکلیں کہ انہوں نے سوال وجواب کی شکل میں قرآن کریم کی بہت ہی عمدہ تفسیر لکھی ہے، جو اس وقت کی ضرورت تھی، طلبائے دین ہی نہیں عصری علوم کے طلباء بھی اس تفسیر سے خوب فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

استاذ جی نے تفسیر معارف الفرقان کی جلداول میں کمال تحقیقی اور معلوماتی چیزیں بیان کی ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہمارے استاذ جی حدوٹی صاحب کو تحریر، تقریر، تدریس اور تفہیم کا بہترین ملکہ عطافرمار کھاہے، اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ ہمارے استاذ جی کی زندگی میں برکت دے اور ان کی ساری علمی، دینی کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اللہ تعالیٰ نظر بد سے بچائے۔آمین یارب العالمین بحرمۃ النبی الکریم

حضرت مولانا عبدالودود ربانی صاحب مدظلہ

مدیر روزنامہ اسلام لاہور، مدرس جامعہ دارالتقویٰ لاہور

قرآن شریف خداوند کریم کا کلام ہے، جس میں انسان کی رشد و ہدایت اور دائمی فلاح و کامرانی کے تمام اصول بیان کیے گئے ہیں، قرآن کریم ہی وہ واحد کتاب ہے جو تا قیامت انسانیت کے لیے ذریعہ ہدایت اور دستور حیات ہے، سرزمین عرب اور آقائے کریم حضرت محمد ﷺ پر نازل ہونے والی اس کتاب ہدایت کا پیغام اقصائے عالم تک پہنچنا اور ابنائے عالم کا اس کے معانی و مفاہیم اور ترجمہ و تفسیر سے آگاہ ہونا جہاں وعدہ الٰہی انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کا کرشمہ ہے وہاں یہ نبیؐ رحمت ﷺ کا معجزہ، قرآن کریم کا اعجاز اور اللہ تعالیٰ کے چنیدہ بندوں کی ان تھک محنت اور وقیع عرق ریزی کا نتیجہ و ثمرہ بھی ہے۔

ہر دور میں ایسی نابغہ روزگار ہستیاں ضرور پیدا ہوئیں، جنہوں نے اس الہامی وابدی کتاب کے عالمگیر پیغام کو دھرتی کے سینے پر انواع واقسام کی زبانیں بولنے والوں کو ان کی زبان میں پہنچایا، اس کتاب ہدایت کی ایک ایک سورت، آیت اور حرف راہ نما اور قابل تقلید ہے، اس پر جتنا

غور کیا جائے، اس کے علوم و معارف اور اسرار و حکم کھلتے جاتے ہیں، اس پر ہر دور میں اپنے اپنے انداز میں تحقیق و ریسرچ کی گئی ہے، اہل علم نے علوم و معارف کے اس بحر بے کراں میں غوطہ زن ہو کر ہر بار علم و حکمت اور فلاح و فوز کے ایسے ایسے سیپ اور گوہر گراں مایہ تلاش کیے جو ہر دور کے تقاضوں کو ایسا پورا کرتے نظر آئے کہ زبان حال و قال بے ساختہ سبحان اللہ کہہ اٹھے اور اس زندہ وجاوید، عالم گیر اور ابدی کتاب پر ایمان مزید پختہ ہو جائے۔

زیر نظر کتاب "معارف الفرقان" اسی سلسلے کی ایک عمدہ کاوش ہے، یہ سورۃ الفاتحہ کی طویل ومنفرد تفسیر ہے، حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی طول عمرہ کثیر التصانیف مصنف ہیں، آپ کی تصنیف کردہ کتابوں کی تعداد 7 دہائیوں سے متجاوز ہے، آپ پاکستان کی عظیم درسگاہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے فاضل اور سابق استاذ ہیں، ماہ نامہ آب حیات کے مدیر، ادارہ آب حیات ٹرسٹ کے صدر اور جامعہ رشیدیہ مناواں لاہور کے پرنسپل ہیں۔

قدرت نے آپ کے قلم کو جو سلاست اور روانی دی ہے، اس سے آپ نے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے، درس وتدریس، وعظ و تبلیغ، تصنیف وتالیف، تحقیق و تخریج کے ساتھ ساتھ آپ روزنامہ "اسلام" سمیت معروف قومی اخباروں میں کالم نویسی بھی کرتے ہیں۔

پیش نظر کتاب آپ کے اسی قلمی ذوق کا شاہکار ہے، معارف الفرقان میں ابتداً قرآن حکیم کی عظمت وفضیلت اور اسے بتدریج نازل کرنے کی حکمت وفوائد بیان کیے گئے ہیں، جو تقریباً 53 صفحوں پر مشتمل ہیں، 160 سے زائد صفحات پر تعوذ وتسمیہ کی تفسیر کی گئی ہے، جس میں بسم اللہ کا تاریخی تسلسل اور لطائف وفوائد سمیت 20 علمی وتحقیقی نکتے بیان کیے گئے ہیں، جو اس تفسیری کاوش کا خاص وصف ہیں۔

سورۃ الفاتحہ کی تفسیر میں متداول تفاسیر کے انداز سے ہٹ کر جداگانہ طرز اپنایا گیا ہے، البتہ تفسیری کام بلاشبہ تحقیقی اور اکابر کے مسلک ومشرب پر ہے، ماخذ تفاسیر پر زیادہ انحصار کیا گیا ہے۔

حوالہ جات کا خوب اہتمام نظر آیا، عنوانات کے تحت ابحاث کی گئی ہیں، ایک ایک بحث لائق تحسین ہے۔

کتاب ہذا کی تعریف "مادح خورشید مداح خود است" کے مترادف ہے، اللہ تعالیٰ فاضل مؤلف کی اس محنت کو قبول فرمائے۔ امید ہے اہل ذوق واہل علم حضرات اس کی ضرور قدر افزائی فرمائیں گے۔ (روزنامہ اسلام)

حضرت مولانا محمد ازہر صاحب

مدیر ماہنامہ الخیر ملتان، کالم نگار روزنامہ اسلام

امت مسلمہ یہ دعویٰ بلا خوف تردید کر سکتی ہے کہ اس نے اپنی مذہبی کتاب (قرآن مجید) کی جس قدر خدمت کی ہے کسی اور مذہب کے پیروکاروں نے اپنی مذہبی کتاب کی اتنی خدمت نہیں کی، چودہ صدیوں سے امت کے اہل علم اس لاریب کتاب کے علوم و معارف اور اسرار ورموز کے بحر محیط و عمیق میں غوطہ زن ہیں، مگر اس کے عجائبات ختم نہیں ہوئے اور نہ ہی ختم ہو سکتے ہیں۔

اس وقت ہمارے سامنے حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی زید مجدہم کی تصنیف وتالیف معارف الفرقان کی پہلی جلد ہے، ساڑھے تین سو صفحات پر مشتمل اس ضخیم کتاب میں صرف سورۃ الفاتحہ کی تفسیر اور متعلقہ اسرار ورموز بیان کیے گئے ہیں۔

فاضل مصنف نے محنت شاقہ کے ساتھ معتبر اور قابل وثوق اہل علم کے علمی مآثر سے خوشہ چینی کرتے ہوئے ایک قابل قدر اور لائق تحسین علمی خدمت سرانجام دی ہے، یہ کتاب واقعی اس لائق ہے کہ اہل علم اس سے استفادہ کریں۔ کاغذ، کمپوزنگ، جلد، طباعت بہتر۔ صفحات ۳۴۹، قیمت ۶۰۰ روپے (الخیر ملتان ستمبر ۲۰۱۷)

پروفیسر مولانا محمد عمر عثمانی صاحب

لیکچرر پنجاب کالج کھاریاں،
مدیر اعلیٰ ماہ نامہ صدائے جمعیت لاہور

ہمارے بزرگ دوست، مخدوم محترم،استاذ العلماء، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی مدظلہ العالی کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بے پایاں رحمتوں اور نعمتوں سے نوازا ہوا ہے، وہ ایک طرف مسند تدریس پر علم وعرفان کے جامہائے شیریں طالبان علوم کو بانٹتے چلے جاتے ہیں، دوسری طرف وہ منبر رسول کے بے باک اور جرات مند خطیب ہیں، وہ ایک طرف ایک سو سے زائد دینی، اسلامی، اصلاحی اور تحقیقی کتابوں کے مصنف ہیں اور دوسری طرف وہ ایسے قسمت کے دھنی واقع ہوئے ہیں کہ کئی دینی رسائل کے مدیر المہام ہیں، ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشآء

یوں تو مخدوم محترم سے گزشتہ ڈیڑھ دہائی سے رسم وراہ ہے، میرا حضرت سے اس زمانے کا تعلق ہے جب وہ ایشیاء کی عظیم یونیورسٹی جامعہ اشرفیہ لاہور میں مدرس تھے، جامعہ اشرفیہ میں رہتے ہوئے ہی انہوں نے ماہ نامہ آب حیات شائع کرنا شروع کیا تھا، بندہ بھی ان کے صحافتی قافلہ میں شامل ہوگیا تھا، اس زمانے میں حضرت حدوٹی صاحب کے بے باک اور بے

لاگ قلم سے نقش آغاز کے عنوان سے بہت ہی خوب صورت اور جاندار اداریے شائع ہوا کرتے تھے، اس وقت بندہ کی طرف سے نقش ثانی کے عنوان سے دوسرا اداریہ شائع ہوتا تھا۔

بندہ حضرت حدوٹی صاحب کے صحافتی قافلہ میں ایک مضمون نگار، ایک کالم نگار کی حیثیت سے شامل ہوا تھا، میرے کالم کبھی آب حیات میں میرے نام سے اور کبھی میرے قلمی نام سے شائع ہو رہے تھے، دیکھتے ہی دیکھتے حضرت حدوٹی صاحب نے کمال شفقت اور محبت سے مجھے ماہنامہ آب حیات لاہور کے مدیران کی فہرست میں صف اول میں شامل کر دیا۔

پھر وہ وقت بھی آیا جب میں نے حضرت حدوٹی صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ میں گجرات سے اپنا رسالہ نکالنا چاہتا ہوں، الحمد للہ اس سلسلہ میں بھی انہوں نے دریادلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مکمل سرپرستی فرمائی، میں نے مولانا کی مشاورت سے پہلے "پاسبان اہل سنت" اور پھر "المفکرۃ الاسلامیہ" کے نام سے رسالہ شائع کرنا شروع کیا تھا۔

حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب مدظلہ ہمارے ان بزرگ دوستوں میں سے ایک ہیں جو اپنے مشن اور کاز کے ساتھ مخلصانہ کام کر رہے ہیں، ان کی صبح و شام کی مصروفیت تحریر و قلم کی خدمت کرنا ہے، میرے اس دعوے کی دلیل مولانا حدوٹی کے قلم حقیقت رقم سے نکلنے والی شاہکار کتابیں ہیں۔

مجھے اس بات پر بھی بہت مسرت ہوئی ہے کہ مولانا حدوٹی مدظلہ کے قلم حقیقت رقم سے قرآن کریم کی تفسیر معارف الفرقان کے نام سے منصہ شہود پر جلوہ گر ہوئی ہے، پہلی جلد جو ساڑھے تین سو صفحات پر مشتمل ہے صرف سورۃ فاتحہ کی علمی اور تحقیقی تفسیر ہے، جو اپنی مثال آپ ہے۔

معارف الفرقان عام تفاسیر کی طرح نہیں ہے، بلکہ اس میں جو اسلوب نگارش اختیار کیا گیا ہے یہ انتہائی دلچسپ اور دلکش ہے، اس میں وہ اسلوب اختیار کیا گیا ہے جو ہمارے کالجز اور یونیورسٹیز کے طلباء کے نصاب میں رائج ہے، آپ نے معروضی طرز اختیار کیا ہے، "معارف الفرقان" سوال و جواب کی صورت میں اپنے اندر ایک دلچسپ مواد لیے ہوئے ہے۔

پاکستان اور انڈیا میں اردو کی بے شمار تفاسیر اہل قلم کے محققانہ انداز سے سج کر منصہ شہود پر آئی ہیں، وہ اپنی جگہ قابل قدر اور قابل احترام کاوش ہے، مگر مولانا حدوٹی مدظلہ نے جو اسلوب اختیار کیا ہے یہ انہی کا خاصہ ہے، یہ اسی تفسیر کا خاصہ ہے، یہ انداز عربی سمیت کسی دوسری زبان کی تفسیر میں اختیار نہیں کیا گیا۔

مولانا حدوٹی نے ۲۰۱۵ سے تفسیری میدان میں قدم رکھا، اُس وقت سے اِس وقت تک مسلسل چار سال ہوگئے وہ اِسی کام میں اپنا دن رات صرف کررہے ہیں، اس سے پہلے وہ قومی اخبارات میں کالم لکھتے تھے، رسالوں میں نت نئے موضوعات پر مضامین تحریر کرتے تھے، مگر تفسیر

قرآن کے دوران انہوں نے اپنی تمام صلاحیتیں اسی کام میں لگائی ہیں اور اب بھی لگا رہے ہیں، اللہ قبول و منظور فرمائے۔

اس وقت تک معارف الفرقان کی دس جلدیں شائع ہو چکی ہیں، اب مولانا گیارہویں جلد منظر عام پر لا رہے ہیں اور بارہویں جلد پر کام جاری ہے، میری اطلاع کے مطابق اب معارف الفرقان قریب الاختتام ہے، چند سورتیں اور پارے باقی رہ گئے ہیں، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں دست بستہ دعا کرتے ہیں کہ وہ مولانا حدوٹی کی دست گیری اور یاوری فرمائے اور ان کی اس عظیم الشان، علمی اور دلچسپ و دلکش تفسیر کا جلد پایہ تکمیل کو پہنچائے۔

مجھے جستہ جستہ مقامات سے "معارف الفرقان" دیکھنے کا موقع ملا ہے، مطالعہ کے دوران مجھے احساس ہوا کہ "معارف الفرقان" میں چیدہ چیدہ اور چنیدہ چنیدہ مقامات کی تفسیر لکھی گئی ہے، جس سے تجسس رہتا ہے کہ مصنف نے بعض آیات کی تفسیر عمداً ترک کی ہے یا اس میں کوئی مصنفانہ حکمت کارفرما ہے اگر اس میں کوئی حکمت کارفرما ہے تو فبہا ورنہ میری عرض ہوگی کہ مولانا متروکہ مقامات کی تفسیر بھی مکمل کر دیں تاکہ تشنگان علم و عرفان کی پیاس بجھ سکے۔

تفسیر معارف الفرقان مجموعی لحاظ سے ہر طبقہ کے لوگوں کے لیے نافع بلکہ انفع ہے، مولانا کی شبانہ روز کاوشوں کے باعث معارف الفرقان میں وہ مضامین آگئے جو باقی کہیں یکجا نہیں ہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ

اس تفسیر کو ہم سب کی فلاح و نجات کا ذریعہ بنائے اور حضرت حدوٹی صاحب کے لیے اس عظیم الشان کام کو صدقہ جاریہ بنائے۔آمین بحرمۃ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم

حضرت مولانا قاری محمد الیاس فاروقی صاحب

رئیس جامعہ اشرفیہ سرگودھا، خطیب مکی مسجد سرگودھا

حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب سے اس زمانے کی رسم وراہ ہے جب وہ جامعہ حنفیہ جہلم سے نہائی درجے کی کتابیں پڑھنے لاہور تشریف لائے تھے، بندہ اس وقت جامعہ اشرفیہ نیلہ گنبد میں مدرس تھا، مولانا حدوٹی سے اسی زمانہ سے شناسائی ہے، پھر یہ شناسائی گہری دعا سلام سے آگے نکل کر دوستی اور تعلق خاطر میں تبدیل ہوئی، عہد طالب علمی سے ہی مولانا حدوٹی کے دل ودماغ پر کچھ کر گزرنے کی دہن سوار تھی۔

مولانا حدوٹی عہد شباب سے ہی محنتی اور جفاکش کی طرح اپنا کام کرنے کے عادی ہیں، وہ جس کام کو اختیار کرتے ہیں بفضل اللہ وبعون اللہ اسے پایہ تکمیل تک پہنچائے بغیر چین وسکون سے نہیں بیٹھتے، یہی دھن ان کے بڑھتے قدموں کو مزید بڑھاتی اور انہیں حوصلہ دیتی ہے۔

پھر قدرت والا ان پر مہربان ہے، ایک وقت تھا جب ہم نے مل کر ایک رسالہ عزم سفر کے نام سے نکالا تھا، پھر اس کے بعد کاروان اہل سنت نامی رسالہ ہم نے شائع کیا تھا جس کے مدیر اعلیٰ مولانا حدوٹی ہی تھے، پھر سنی اتحاد کے نام سے بڑے سائز کا رسالہ شائع کرنا شروع کیا تو اس کی ادارت کا قرعہ نیک فال بھی مولانا حدوٹی کے نام نکلا، پھر مولانا حدوٹی ماہ نامہ خلافت راشدہ کی مجلس ادارت کے ممبر بن گئے، جہاں انہوں نے اپنے قلمی گوہر وجوہر دکھائے۔

مولانا حدوٹی ۱۹۹۰ء میں دورہ حدیث سے فارغ ہوئے، اس کے بعد انہوں نے دعوتی اور تحریری میدان میں یکسوئی سے قدم رکھا، وہ دور تھا جب مولانا حدوٹی شالیمار باغ کے دامن میں ایستادہ جامع ابوذر غفاری کے خطیب تھے، مسند امامت پر بھی فائز تھے، اس دوران مسجد کا ایک مختصر سا حجرہ ان کی تحریری سرگرمیوں کا مرکز و محور ہوا کرتا تھا، اسی حجرے میں مختصر سی لائبریری کے ہمراہ مولانا حدوٹی اپنا تحریری کام کرتے تھے۔

مولانا کے ہاتھ میں وہ کپڑے کا تھیلا بھی دیکھا گیا جس میں وہ اپنے مطالعہ کی کتابیں ڈالے انارکلی کے قریب موجود پنجاب پبلک لائبریری میں تشریف لے جاتے تھے، وہاں اپنی پسندیدہ کتابوں کا مطالعہ کرتے، اپنے تھیلے میں موجود کاغذوں اور ورقوں پر نوٹ لکھتے، حوالے ڈھونڈتے اور کچھ ہی عرصہ بعد ان حوالوں کو خوبصورت انداز میں تحریر کی شکل دیتے تو اپنے وقت کی بہترین، خوبصورت اور جاذب دل و نگاہ تحریر بن جاتی تھی۔

مولانا حدوٹی کے ساتھ میری شناسائی اور دعا سلام کا دورانیہ کوئی دو چار سال کا نہیں ہے بلکہ تین دہائیوں پر پھیلا ہوا ہے، انہوں نے تبلیغی جماعت میں سال لگایا، پھر اپنی تدریسی سرگرمی جامعہ منظور سے شروع کی، اس کے بعد جامعہ اشرفیہ میں جا پہنچے، جہاں اپنے اساتذہ کرام کی زیر نگرانی تدریس کرتے رہے، پندرہ سال تک وہ جامعہ اشرفیہ میں تشنگان علم و عرفان کی علمی پیاس بجھاتے رہے، اسی عرصہ میں ان کی مہمیز فکر نے ماہ نامہ آب حیات جیسا خوب صورت علمی، ادبی اور تحقیقی رسالہ جنم دیا۔

ماہ نامہ آب حیات کے نمائندگان ملک بھر میں اس رسالہ کے ساتھ مخلصانہ تعلق رکھے ہوئے ہیں، مجھے مولانا حدوٹی نے سرگودھا میں چھوٹی سی ذمہ داری عرصہ سے دے رکھی ہے، بلکہ شروع دن سے سرگودھا میں آب حیات اپنی نگرانی میں ہی تقسیم کیا جاتا ہے، یہ عرصہ بھی کوئی مختصر نہیں ہے، اٹھارہ سال سے آب حیات شائع ہو رہا ہے اور اٹھارہ سال سے ہی سرگودھا میں تقسیم ہو رہا ہے۔

گزشتہ دنوں میں مولانا حدوٹی کے پاس لاہور گیا تو انہوں نے اپنی تمام دستیاب تصانیف مجھے ہدیہ کیں، میں نے ان کے شکریہ کے ساتھ قبول کیں، پھر سرگودھا پہنچنے کے بعد میں نے مولانا کی کتابیں باوجود جسمانی عوارض اور بیماری کے دیکھیں تو دل سے ان کے لیے دعائیں نکلیں۔

خصوصاً مولانا حدوٹی کی تفسیر معارف الفرقان دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا، ماشاء اللہ مولانا نے بہت ہی محنت کی ہے، قرآنی آیات کی تفسیر، پھر دلچسپ سوال اور جواب کی شکل یہ انداز طالب علموں کی دلچسپی کا سامان ہے، مجھے امید ہے کہ طالبان علوم قرآن شوق وذوق سے اس تفسیر کا مطالعہ کریں گے اور اپنے علمی ذخیرے میں اضافہ فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ مولانا حدوٹی صاحب کو اپنی جناب سے جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے دن رات ایک کر کے یہ عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے، یقیناً بہت بڑا کام اللہ نے ان سے لیا ہے، میرے خیال میں یہ مولانا کی مخلصانہ مساعی کا ثمرہ ہے، جس طرح مولانا نے جان لگا کر یہ کام کیا اللہ اسے اپنی عالی بارگاہ میں قبول بھی فرمالے۔

میرا ایک برادرانہ سا مشورہ ہے اگر مان لیا جائے تو بہت فائدہ ہو گا، مشورہ یہ ہے کہ معارف الفرقان کا ایک اشتہار اخبارات ورسائل میں شائع کروایا جائے، تاکہ لوگوں کو آگاہی ہو کہ اتنی عظیم الشان تفسیر بھی علمی ذخیرے میں موجود ہے، چونکہ ابھی تک عام لوگوں کو اس عظیم کارنامے کی آگاہی نہیں ہے، ان شاء اللہ جب لوگوں کو اس تفسیر کی اشاعت کا علم ہو گا تو ان کا شوق بڑھے گا، جب وہ اسے ایک بار دیکھیں گے تو ان شاء اللہ خوش ہوں گے اور شوق ذوق سے اس کا مطالعہ کریں گے۔

مولانا حدوٹی نے تفسیر معارف الفرقان میں ایک عمدہ کام جو کیا ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے اسے تمام مکاتب فکر کے لیے قابل قبول بنایا ہے، فقہی مباحث میں انہوں نے کہیں بھی ایسا رویہ اختیار نہیں کیا جس میں کسی فرقے اور مسلک کی دلآزاری ہوتی ہو، اختلافی یا بین المسالک نزاعی مسائل میں انہوں نے اپنے اکابرین کے دامن اعتدال کو ہاتھ سے بالکل نہیں جانے دیا، وہ تمام ایسے مقامات سے نرم دم گفتگو گرم دم جستجو کا پیکر بنتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے اور یہی کسی معتدل مزاج مصنف کی خوبی ہوتی ہے۔

تفسیر معارف الفرقان کی ایک بہترین اور مابہ الامتیاز خوبی یہ ہے کہ اس میں عربی اور اردو کی جملہ تفاسیر کے جگہ جگہ موقع و محل کی مناسبت سے حوالہ جات بھی دکھائی دیتے ہیں، جو پڑھنے والوں کو قلبی تشفی اور تسلی کا سامان فراہم کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کاوش علمی کو قبول اور منظور فرمائے، اللہ تعالیٰ مولانا حدوٹی اور ان کے والدین ماجدین کے لیے اس تفسیری کاوش کو صدقہ جاریہ بنائے اور اس تفسیر کو لوگوں کے لیے مفید بنائے، لوگوں کو اس سے استفادہ کرنے کی توفیق بخشے۔آمین بحرمۃ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم

جناب الحاج فاروق اعظم صاحب

تنظیم اسلامی پاکستان

وقت کی سبک رفتاری اور گردش شام وسحر کے باعث ہو سکتا تھا کہ میں قرآن کریم کی تفسیر کے مطالعہ سے محروم رہتا، مگر قدرت والا جب کوئی کام کروانا چاہے تو اس کے لیے کچھ بھی مشکل نہیں ہے، برادرم مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب کے قلم سے تحریر کی گئی بہترین تحریر "معارف الفرقان" کو کہیں کہیں سے دیکھنے کا موقع ملا اور دل سے ان کے لیے دعائیں نکلیں۔

یوں تو علماء کرام نے اپنی اپنی بساط اور ہمت کے مطابق عربی زبان کو اردو کے قالب میں ڈھالا، دن رات محنت کی، اپنی زندگیاں قرآن کریم کی خدمت میں کھپادیں، آج جو مصنف، قلم کار، لکھنے والا لکھے گا تو انہی اکابرین کی خوشہ چینی کرے گا، انہی کے خوان علم کی ریزہ چینی کرے گا، مگر حقیقت یہ ہے کہ مولانا حدوٹی صاحب کی تفسیر دیکھ کر بہت ہی مسرت ہوئی کہ انہوں نے بہت ہی عمدہ اور بہترین انداز میں سوال وجواب کی شکل میں تفسیر مرتب فرمائی ہے۔

اندازاً ایک ہزار سے زائد سوالات اور ان کے جوابات پر مشتمل معارف الفرقان اپنے پڑھنے والوں کے دامن میں علمی موتی بکھیرتی چلی جاتی ہے،

ایک ایک سوال کے ذیل میں علمی جوابات اور تفاسیر قرآنیہ سے مزین عبارات قاری کے دل ودماغ اور اس کے مشام جان کو معطر کرتی چلی جاتی ہیں۔

میری دیانت دارانہ رائے یہ ہے کہ ابھی اس تفسیر پر بہت سا کام ہونا باقی ہے، یقیناً اس تفسیر میں وقت کے ساتھ ساتھ بہتری آتی جائے گی، جوں جوں یہ تفسیر علماء کرام کی کیمیااثر نگاہوں سے گزرے گی تو اس میں سے بہت کچھ نکالا بھی جائے گا اور مزید علمی موتیوں سے اسے مرصع بھی کیا جائے گا، مگر مولانا حدوٹی صاحب نے اپنی طرف سے اس میں کوئی کوتاہی نہیں برتی، انہوں نے کئی سالوں کی محنت شاقہ سے، عربی اور اردو کی بے شمار تفسیروں کو کھنگال کر یہ علمی سرمایہ امت مسلمہ کے شائقین کے مطالعہ کی نذر کیا ہے۔

میری ناقص رائے میں "معارف الفرقان" ایک شاہکار تفسیر ہے، جو عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہے، اس میں دلائل و براہین کی بھرمار ہے، اس میں تشفی اور تسلی بخش مواد پیش کیا گیا ہے، اس کے مطالعہ سے قاری کی علمی تشنگی باقی نہیں رہتی، اس میں جو مواد دستیاب ہے وہ یکجا کسی اور کتاب میں نہیں ملتا، یہی تفسیر "معارف الفرقان" کی بے شمار خوبیوں میں سے ایک بہترین خوبی ہے۔

اس وقت "معارف الفرقان" کی دس جلدیں قارئین کے ہاتھوں میں پہنچ چکی ہیں جب کہ گیارہویں جلد تیاری کے مراحل میں ہے، ابھی ہماری اطلاع کے مطابق ستائیس پاروں کی تفسیر آچکی ہے، چند پاروں اور چند سورتوں کی تفسیر باقی ہے، اللہ کی بارگاہ میں امید ہے کہ پہلی جلدوں کی طرح آنے والی جلدیں بھی پڑھنے والوں کی علمی پیاس بجھانے میں کارآمد ثابت ہوں گی۔

ہماری دلی دعا ہے کہ وہ مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب کی اس علمی اور قلمی کاوش کو اپنی بارگاہ اقدس میں قبول و منظور فرمائے، اس عظیم سرمایہ کو ان کے لیے صدقہ جاریہ بنائے، اس تفسیر کی تیاری میں بندہ (فاروق اعظم) کی بھی عاجزانہ کاوشیں شامل ہیں، اللہ تعالیٰ میرے لیے، میرے والدین ماجدین کے لیے، میرے اعزہ اقربا کے لیے اس کاوش کا ثواب پہنچائے۔آمین یارب العالمین

مولانا پروفیسر زاہد محمود نعمانی صاحب

لیکچرر گورنمنٹ کامرس کالج نارووال

استاذالعلماء، شیخ الحدیث والتفسیر، محقق العصر، معروف اسلامی اسکالر ، نامور صحافی اور ادیب ، استاذی المکرم حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی دامت برکاتہم العالیہ کے قلم حقیقت رقم کا عظیم شاہکار معارف الفرقان کے نام سے منصہ شہود پر آیا ہے، جو ہمارے استاذ محترم حدوٹی صاحب کی صبح وشام کی محنت کا نچوڑ اور خلاصہ ہے۔

معارف الفرقان سوال وجواب کی شکل میں قرآن کریم کی پہلی تفسیر ہے، روئے زمین پر قرآنی خدمت گاروں نے ہر زبان میں اپنے اپنے انداز میں بہت سی تفاسیر لکھی ہیں، مگر ہمارے استاذ محترم حدوٹی صاحب نے ایک نیا اور اچھوتا انداز اور اسلوب نگارش اختیار کرتے ہوئے صاحبان اشتیاق کے شوق میں اضافہ فرمایا ہے۔

معارف الفرقان کا مطالعہ قاری کو قدیم وجدید مفسرین کی تفسیری نگارشات سے نہ صرف روشناس کرتا ہے بلکہ کلام اللہ کا حقیقی فہم عطا کر کے عمل کی تحریض پیدا کرنے کا مؤثر ذریعہ ہے۔

معارف الفرقان استاذی، مرشدی حدوٹی صاحب کے روز وشب، ماہ وسال اور سینکڑوں تفاسیر کے مطالعہ ، تحقیقی ذوق اور محنت شاقہ کا ماحصل

ہے، معارف الفرقان جو سراپا حسن وجمال ہے کی باقی خوبیاں اپنی جگہ مگر اس میں سب سے بڑی خوبی اور کمال یہ ہے کہ کہیں بھی استاذ جی نے واحد متکلم کا صیغہ استعمال نہیں کیا، بلکہ ہر عمدہ تحقیق کو اپنے اسلاف صالحین کی طرف منسوب کرتے ہوئے انہی کی تحقیق قرار دیا، جس کتاب اور تفسیر کا اقتباس پیش کیا بڑی فراخدلی کے ساتھ اس کا حوالہ دیا۔

تفسیر معارف الفرقان تفسیر بالماثور ہے، یہ تفسیر باالرائے نہیں ہے، اس تفسیر کا اسلوب نگارش بہت ہی سہل ہے، اس میں لغوی مباحث، نحوی تراکیب اور صرفی صیغہ جات میں قاری کو زیادہ الجھایا نہیں کیا گیا، مگر جن موضوعات پر لکھا گیا کمال تحقیق اور تفصیل سے لکھا گیا، جس سے پڑھنے والے کو علمی سیرابی ملتی ہے۔

تفسیر معارف الفرقان میں قاری کو خلاق عالم کی الوہیت وصمدیت پر عقلی دلائل، آیات قرآنی کی تفسیر کی روشنی میں رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی سیرت مطہرہ کے روشن ابواب اور صحابہ واہل بیت کی محبت وتکریم وتعظیم کے پہلوابھر کر سامنے آتے ہیں۔

عصر حاضر میں مکالمہ بین المذاہب کے تحت مقارنۃ الادیان سے متعلقہ آیات کے تحت بائبل اور دیگر کتب کے حوالے مندرج ہیں، جن میں تقابلی مطالعہ پیش کرنے کے ساتھ ساتھ جدید سائنسی علوم اور آثار قدیمہ کے

شواہد پیش کر کے احقاق حق اور ابطال باطل کا فرض بطریق احسن پورا کیا گیا ہے۔

استاذ محترم حدوٹی صاحب نے اپنی تفسیر معارف الفرقان میں سوال و جواب کی صورت میں عصر حاضر کے تقاضے کو پورا کرتے ہوئے جو اسلوب اختیار کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ تفسیر کالج اور یونیورسٹیز کے طلبہ کے لیے ہی نہیں بلکہ اسلامی جامعات سے فاضل طلبہ کے لیے بھی یکساں مفید ہے۔

میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ استاذ محترم حدوٹی صاحب کا یہ علمی و تحقیقی کام مالی منفعت سے ہٹ کر خالصتاً فی سبیل اللہ دین اسلام کی نشرواشاعت اور بالخصوص قرآن کی تفہیم کے لیے ہے۔اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں دست بستہ عرض کرتا ہوں کہ وہ ذات ہمارے استاذ محترم کی اس شبانہ روز کاوش کو اپنی جناب میں قبول و منظور فرمائے۔آمین یارب العالمین بحرمة سید الابرار علیہ الصلاۃ والسلام